دودھ، شہد اور گھی کے احکام

غیر ماکول اللحم کے دودھ کا حکم:

سوال: جانور غیر ماکول اللحم کا دودھ نجس یا نجاست غلیظہ ہے، یا پاک ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

بجز (سوائے) خنزیر کے اور سب جانوروں کا دودھ پاک ہے۔(۱) گو حلال نہ ہو، پس حرام جانور کا دودھ پینا حلال نہ ہوگا۔ کذا فی الدر المختار، قبیل فصل البئر، فقط

۵ ربیع الاول ۱۳۲۷ ہجری (تتمہ اولیٰ: ص ۳)

از ترجیح الراجح حصہ چہارم صفحہ: ۷۹

بجز خنزیر کے سب جانوروں کا دودھ پاک ہے، الخ۔ (تتمہ اولیٰ صفحہ: ۳)

اگر چہ مسئلہ مختلف فیہ است، مگر ترجیح صریح بقول ناپاک است۔

''ولبن الميتة وأنفحتها عند أبي حنيفةؒ وقالا: نجسة وهو الأظهر، الخ. (نفع المفتی از مواہب الرحمٰن: ص ۴۳)

جزئیات مذہب بر ناپاکی صریح اند۔

لبن الأتان نجس في ظاهر الرواية. (نفع)

بيض مايؤكل لحمه إذا انكسر علىٰ ثوب إنسان فأصابه من ماءه ومخه فقيل: إنه نجس اعتبارًا بلحم ما لايؤكل لحمه ولبنه. (نفع)

ترجیح صاحب الدر المختار ماخوذ از تقدیم ملتقیٰ غیر صحیح است۔

وقول شامی: ''وإنه لا خلاف في اللبن'' الخ، غیر مسلم ست۔

(۱) آگے ترجیح الراجح سے اس مسئلہ پر بحث آرہی ہے۔ پھر ایک دوسرے سوال کے جواب میں بھی غیر ماکول اللحم کے دودھ کے ناپاک ہونے کو ترجیح دی گئی ہے، لہٰذا ناپاک ہونا ہی صحیح ہے۔

علامہ حلبیؒ نے کبیری ص ۱۶۸ پر گدھی کے دودھ کا نجاست غلیظہ ہونا ثابت کیا ہے اور قاعدہ بیان کیا ہے کہ!

''إن الحرمة لا للكرامة مع صلاحية الاغتذاء اٰية النجاسة''.

لہٰذا تمام غیر ماکول اللحم جانوروں کا دودھ ناپاک ہے اور نجاست غلیظہ ہے۔ سعید احمد پالنپوری

قال فی التحریر المختار حاشیة الشامی: (قوله وإنه لاخلاف فی اللبن الخ): نصّ علی الخلاف فی البحر فی اللبن کالأنفحة.

خصوصاً در پاکی وناپاکی، احتیاط در حکم ناپاکی ست۔

از ترجیح خامس صفحہ: ۱۵۰، در تحقیق طہارت ونجاست لبن حیوانات غیر ماکول اللحم

سوال: تتمہ اولیٰ امداد الفتاویٰ صفحہ: ۳۰ پر یہ لکھا ہے کہ ''بجز خنزیر کے اور سب جانوروں کا دودھ پاک ہے''۔اور اس مضمون کو درمختار سے نقل فرمایا ہے .درمختار کی عبارت میں اس مضمون کی تصریح نہیں ہے، گو موہم اس معنی کو ضرور ہے، لیکن مراقی الفلاح کی عبارت میں اس کی تصریح ہے کہ غیر ماکول اللحم جانوروں کا دودھ نجس ہے۔

چنانچہ ص ۱۸ مراقی مع طحطاوی پر ہے:

''**لتولد لعابها من لحمها وهو نجس کلبنها**''.

اس لئے خدمت عالی میں گزارش ہے کہ غیر ماکول اللحم جانوروں کا دودھ نجس ہے یا نہیں؟

الجواب

صریح مقدم ہے ضمنی پر، لہٰذا نجاست کو ترجیح ہوگی۔ ۹ر جمادی الاخریٰ ۱۳۴۳ھ (امداد الفتاویٰ: ۱/۱۰۴ تا ۱۰۶)

حرام جانوروں کے دودھ کا حکم:

سوال: کیا حرام جانوروں کا دودھ پاک ہے؟ **لقول الفقهاء: '' لبن المیتة طاهر''** اگر پاک ہے، تو پسینہ کیوں پاک نہیں؟

الجواب

جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے، ان کا دودھ بھی ناپاک اور حرام ہے۔(۱)

اور فقہانے جو ''لبن میتہ طاہر'' تحریر فرمایا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ماکول اللحم جانور دودھ دیتا ہے اور مرگیا تو مرنے کے بعد وہ دودھ (جو) اس کی حیات میں پیدا ہوا تھا، طاہر اور حلال ہے، پس یہ قول اس کو مستلزم نہیں کہ غیر ماکول اللحم جانوروں کا دودھ پاک اور حلال ہو جائے۔ کیوں کہ وہ جانور بجمیع اجزاءہ حرام اور ناپاک ہے، الا مستثنیٰ۔

''لبن میتہ'' میں بندہ ناچیز کو یہ شبہ پیدا ہوا تھا کہ جب میتہ **بجمیع اجزائها** نجس ہے، تو اس کا دودھ بوجہ اتصال محل نجس جو ظرف ہے، کیوں نجس نہیں ہوا، یہ مسلم شرعی قاعدہ ہے کہ!

مالایحله الحیاة لایحله الموت. (۲)

(۱) الهدایة جلد رابع: ص ۴۳۶، کتاب الکراهیة، مطبع رشیدیہ

(۲) الهدایة، جلد اول: ص ۲۴، مطبع مصطفائی

تو دودھ میں چونکہ موت حلول نہیں کیا، حیات نے بھی اس میں حلول نہیں کیا تھا، لہذا وہ بحکم میتہ نہیں ہوا، پس اگر چہ بوجہ میتہ نہ ہونے کے اس کا استعمال حرام نہ ہوتا، لیکن بوجہ نجس ہونے کے اس کا شرب حرام ہوتا۔

بندہ نے یہ شبہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا تھا، حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے غور وفکر کے بعد اس کا یہ جواب مرحمت فرمایا کہ چونکہ یہ ظرف عصبانی ہے، لہذا وہ ناپاک نہیں ہوا۔ فقط

حررہ خلیل احمد عفی عنہ۔ (فتاویٰ مظاہر علوم: ۲/۱-۳)

چمار کا دوہا ہوا دودھ، پاک ہے یا ناپاک:

سوال: ایک شخص چمار جو کہ کاشت کار ہے، اس کے یہاں دو بھینسیں ہیں، اس کا لڑکا ہاتھ دھو کر مسلمان کے برتن میں دودھ نکالتا ہے، اور ایک شخص ہندو ہاتھ دھو کر تمام گاؤں کا دودھ لیتا ہے اور باڑتا (وزن کرتا) ہے۔ چند مسلمان اور ہندو اعتراض کرتے ہیں کہ چمار کے یہاں کا دودھ لینا ٹھیک نہیں اور ہندو کے ہاتھ کا دودھ جائز ہے۔ لہٰذا تشریح کر دیجئے، تا کہ اہل دیہہ کو فتویٰ دکھا کر تسلی کر دی جائے۔

الجواب ــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

اگر اپنے سامنے کسی غیر مسلم کے ہاتھ پاک کرا دے، تو وہ پاک ہوں گے۔ مسلمان کا برتن بھی پاک، اس کے ہاتھ بھی پاک، تو شرعاً اس میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ اگر اس کے ہاتھ پاک نہ کرائے، تو چونکہ چمار اکثر نجاست میں ملوث رہتے ہیں، اس لئے ظاہر یہ ہے کہ اس کے ہاتھ بھی نجس ہوں گے، اس سے احتیاط بہتر ہے، اگر چہ قطعی حکم ناپاکی کا اس وقت بھی نہیں لگایا جا سکتا، جب تک کسی معتبر طریقہ سے خواہ دیکھ کر یا کسی معتبر شخص کے بتانے سے پختہ علم نہ ہو جائے۔ (۱) تاہم اگر مسلمان نکالنے والا ملے، تو اس کو ہندو چمار وغیرہ سب پر ترجیح ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔ ۳/۱۲/۵۵ھ۔ الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ صحیح: عبداللطیف، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۳/ ذی الحجہ/ ۵۵ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۲۳۰، ۲۳۱)

چمار کے گھر کا گھی استعمال کرنا درست ہے یا نہیں:

سوال: چمار کے گھر کا گھی خرید کر اگر استعمال کرلے، تو جائز اور پاک ہے یا نہیں؟

(۱) "من شک فی إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أم لا؟ فهو طاهر مالم یستیقن، وکذا الآبار والحیاض التی یستقی منها الصغار والکبار والمسلمون والکفار، وکذلک السمن والجبن والأطعمة التی یتخذها أهل الشرک والبطالة الخ". (الفتاویٰ التاتارخانیة: ۱/۱۴۶، نوع فی مسائل الشک، إدارة القرآن، کراچی)

الجواب

احتیاط یہ ہے کہ نہ خریدے، اگر خریدا اور استعمال کیا تو درست ہے۔ پاک ہی سمجھا جاتا ہے، جب تک کوئی نجاست اس میں معلوم نہ ہو۔ (۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۳۰۰،۳۰۱)

جس نجاست خور بھینس کے دودھ میں گندگی کا اثر آجائے، اس کے پینے کا حکم:

سوال: جو گاؤمیش نجاست خور ہے اور اس کا دودھ نمکین ہوتا ہے، تو وہ دودھ پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب

جس نجاست خور جانور کے شیر میں مزہ نجاست کا آجاوے وہ منع ہے، اس کو ہرگز نہ پیئے اور جس شیر میں مزہ نہ آوے، تو وہ درست ہے۔ بدست خاص سوال: ۱۰۹۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ص ۳۶۳)

گائے اور بھینس، دودھ نکالتے وقت، اگر اس میں اپنی دم ڈال دے، تو کیا حکم ہے:

سوال: گائے اور بھینس، دودھ نکالتے وقت، جو دم کو دودھ میں ڈال دیتی ہے، تو وہ دودھ پاک رہتا ہے یا نہیں؟

الجواب

(اوپر کا جواب ہی اس کا جواب ہے) اس سے پہلے فتوے کے سوال میں یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں ''پاک رہتی ہے، کیوں کہ جب دم سے اثر نجاست کا جاتا رہا، پاک ہوگئی، البتہ اگر دم پر نجاست لگی ہو، تو اس حالت میں پارچہ نجس ہوجاوے گا''۔ لہذا یہی حکم دودھ میں دم ڈالنے کا ہے، اگر دم صاف ہے، تو دودھ پاک ہے، لیکن اگر دم پر نجاست لگی ہوئی ہو، تو دودھ میں دم ڈال دینے سے دودھ ناپاک ہوجائے گا۔ (نور) (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ص ۳۶۹)

گوبر لگے ہوئے تھن سے نکالا ہوا دودھ پاک ہوگا:

سوال: بمبئی میں جو بھینسوں کی اصطبل ہے، اکثر اس میں دودھ دوہا جاتا ہے، اس صورت میں بھینس کا تھن گوبر

---

(۱) ولو شک فی نجاسة ماء أو ثوب الخ لم یعتبر (الدر المختار) وفی ردالمحتار: (قوله ولو شک): وفی التاتارخانية: من شک فی إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا؟ فهو طاهر مالم یستیقن الخ، وکذا ما یتخذه أهل الشرک أو الجهلة من المسلمین کالسمن والخبز والأطعمة والثیاب، آه. (ردالمحتار، قبیل أبحاث الغسل: ۱/۱۴۰، ظفیر)

لأن الأخذ بما هو الوثیقة فی موضع الشک أفضل إذا لم یؤد إلی الحرج، ومن هنا قالوا: لابأس بلبس ثیاب أهل الذمة و الصلاة فیها (إلی قوله) وتجوز لأن الأصل الطهارة وللتوارث بین المسلمین فی الصلاة بثیاب الغنائم قبل الغسل. (شامی: ۱/۲۱۲، ظفیر)

آلود ہو جاتا ہے اور نوکر اسی حالت میں دوہتا ہے اور گوبر کے ذرات دودھ میں گرتے ہیں اور اسے دوکانوں میں سپلائی کیا جاتا ہے، یہ دودھ شرعاً پاک ہے؟

هو المصوب

مذکورہ صورت میں نجاست کو پاک کرلینا ممکن ہے، اس لئے پاک کرلینا ضروری ہے۔ لہذا تھن کو صاف کئے بغیر (اگر) دودھ دوہتے ہیں اور اسی میں نجاست کے ذرات گرجاتے ہیں، تو دودھ ناپاک ہوجائے گا۔ البتہ ایسی نجاست جس کو پاک کرنا ممکن نہ ہو، اس کے گرنے سے دودھ ناپاک نہیں ہوگا:

(وبعرتي إبل وغنم كما)يعفى(لو وقعتا في محلب)وقت الحلب(فرميتا)فورًا قبل تفتت وتلون(الدر المختار)

اور علامہ شامیؒ لکھتے ہیں:

(قوله وقت الحلب):فلو وقعت في غيرزمان الحلب فهو كوقوعها في سائر الأواني فتنجس في الأصح،لأن الضرورة إنما هي زمان الحلب،لأن من عادتها أن تبعر ذلك الوقت،والاحتراز عنه عسير ولا كذلك غيره......آه (قوله قبل تفتت وتلون):قال في العناية تبعاً للخانية:فلو تفتت أو أخذ اللبن لونها ينجس،آه(ردالمحتار:۱/۳۸۰)(۱)

تحریر: محمد طارق ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۱/۲۷۷)

دودھ نکالتے وقت تین مینگنی کے برابر چورا دودھ میں گر جائے، تو دودھ نجس ہوجائیگا یا نہیں:

سوال: مسئلہ ذیل میں حکم شرعی تحریر فرمایا جاوے کہ اگر دودھ نکالتے وقت، بھینس کے بدن پر سے بکری کی تین مینگنی کی مقدار میں چورا، جو مٹی اور بھینس کے پیشاب سے مرکب ہوتا ہے، دودھ میں گر پڑے، اور فوراً نہ نکالا جائے، بلکہ پندرہ بیس منٹ اس میں پڑا رہے، یہاں تک کہ اس چورے کا کچھ حصہ دودھ میں تحلیل ہوجاوے، اور بقیہ کو نکال کر پھینک دیا جاوے، تو یہ دودھ نجس ہوا یا نہیں، اور اگر ہوا تو انسانوں کے علاوہ جانوروں کو بھی پلا سکتے ہیں یا نہیں؟ فقط

الجواب

اگر اس امر کا یقین ہے کہ یہ چورا پیشاب سے مرکب ہے، تو دودھ نجس ہوگیا، مگر جانوروں کو پلانا جائز ہے، **لاختلاف في نجاسته** اور اگر یقین نہیں، محض وہم اور گمان ہے اور گمان غالب نہیں، تو دودھ پاک ہے، انسان بھی اس کو کھا سکتا ہے۔

(۱) **فصل في البئر،مطلب في الفرق بين الروث والخثي الخ، انيس**

ولا یقاس علیٰ مالو وقعت بعرتا إبل أوغنم فی محلب فإنه إنما یعفی إذا رمیتا فورًا قبل تفتت وتلون، وعلة العفو أن من عادتها أن تبعر ذلک الوقت والاحتراز عنه عسیر، ولا کذلک غیره، کذا فی الشامیة: ج۱ص۲۲۸۔(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

۲۰؍محرم؍۱۳۲۹ھ (امداد الاحکام، جلد اول ص۴۰۰)

دودھ میں مینگنی گرگئی، تو کیا حکم ہے:

سوال: دودھ نکالتے وقت بھینس کا گوبر اونٹ کی مینگنی کے برابر گر جائے، تو دودھ پاک ہے یا ناپاک؟ اگر گرتے ہی فوراً نکال دیا جائے، تو پھر کیا حکم ہے، یا اگر بکری کا دودھ نکالنے میں اس کی مینگنی گر جائے، تو کیا حکم ہے؟ اور اگر بکری کی مینگنی کے برابر گوبر گر جائے، تب کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اگر بھینس کا گوبر دودھ میں حل ہوگیا، تو دودھ ناپاک ہوگیا، البتہ اگر ایسا خشک تھا کہ دودھ میں حل نہیں ہوا، تو اس صورت میں دودھ پاک ہے، اسی طرح بکری کی مینگنی کا حکم ہے، لیکن یہ حکم بوجہ ضرورت صرف دودھ نکالنے کے وقت کے ساتھ مخصوص ہے۔

قال فی العلائیة: (وبعرتی إبل وغنم کما) یعفی (لو وقعتا فی محلب) وقت الحلب (فرمیتا فورًا قبل تفتت وتلون، والتعبیر بالبعرتین اتفاقی، لأن مافوق ذلک کذلک، ذکره فی الفیض و غیره، ولذا قال (قیل القلیل المعفوّ عنه مایستقله الناظر والکثیر بعکسه وعلیه الاعتماد) کما فی الهدایة وغیرها. (رد المحتار، فصل فی البئر: ۱/۲۰۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲؍ذی الحجہ ۸۸ھ۔ (احسن الفتاویٰ: ۲/۹۲-۹۳)

دوہتے وقت پیشاب، دودھ میں پڑ جائے، تو وہ ناپاک ہوگیا:

سوال: دودھ نکالتے وقت اسی جانور کا پیشاب، دودھ میں گر گیا، تو وہ دودھ پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ

وہ دودھ جس میں پیشاب گر گیا، ناپاک ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۲۸)

---

(۱) فصل فی البئر، مطلب فی الفرق بین الروث والخثی الخ، انیس

(۲) وبول مأکول اللحم نجس نجاسة مخففة وطهره محمد ولایشرب بوله أصلاً، لا للتداوی ولا لغیره عند أبی حنیفة. (الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، باب المیاه: ۱/۱۹۳، ظفیر)

دودھ میں چوہا گر کر تیر نے لگا تو کیا حکم ہے:

سوال: اگر پانچ کلو دودھ کے بھرے برتن میں ایک چوہا گر جائے اور تیر گیا ہو اور اس کو زندہ نکال کر پھینک دیا جائے، تو وہ دودھ پاک ہوگا یا ناپاک؟ اور ایسا دودھ اگر کوئی مسلم دوکاندار مسلمانوں کو چائے میں استعمال کروادے، تو اس کیلئے شریعتِ مطہرہ میں کیا حکم ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

اس سے وہ دودھ نجس نہیں ہوا، اس کا استعمال کرنا اور فروخت کرنا سب درست ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دار العلوم دیوبند، ۱۵/۱/۹۳ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۲۸/۵)

اچار کے برتن میں چوہیا گر کر مرگئی، تو پاک ہے یا ناپاک:

سوال: ایک برتن میں تیل کا اچار تھا اور تیل برتن کے اوپر منہ تک بھرا ہوا تھا، اس میں ایک چوہیا گر کر مرگئی، تو وہ اچار پاک ہے یا ناپاک، اگر تیل کو اوپر سے پھینک دیا جائے، تو اچار کو کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــ

وہ تیل اور اچار سب ناپاک ہوگیا، کام کا نہیں رہا۔(۲)

تیل اگر جلانے کے کام کا ہو، تو گھر کے چراغ میں جلا لیا جاوے۔(۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۲۰/۱)

---

(۱) "إذا وقعت فی البئر .... إن كان الواقع فأرة أو نحوها كالعصفور ونحوه، لايخلو: إما أن أخرج حياً أو ميتاً، وبعد الموت تفسخ أو لا، إن أخرج حيًا لاينجس الماء أى حيوان وقع، إلا الكلب والخنزير الخ". (خلاصة الفتاوىٰ: ۱۰/۱، جنس آخر فی مسائل البئر، أمجد أكيڈمی، لاهور) وكذا فی الفتاوىٰ العالمكيرية: ۱۹/۱، الثالث، ماء الآبار، رشيدية)

عن الزهری عن الدابة تموت فی الزيت والسمن وهو جامد أو غير جامد الفأرة أو غيرها، قال: بلغنا أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم أمر بفأرة ماتت فی سمن فأمر بما قرب منها فطرح ثم أكل. (بخاری، باب إذا وقعت الفأرة فی السمن الجامد أو الذائب، كتاب الذبائح والصيد، انیس)

(۲) (ويحكم بنجاستها) مغلظة (من وقت الوقوع إن علم......) الخ. (الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار، فصل فی البئر: ۲۰۱/۱، ظفیر)

(۳) بل يستصبح به فی غير مسجد (درمختار) وإنما هذا فی الدهن المتنجس. (رد المحتار، باب الأنجاس، بعد مطلب فی حكم الوشم: ۳۰۵/۱، ظفیر)

چوہے کی مینگنی گھی میں پک جائے، تو اس کا حکم:

سوال: پانچ سیر گھی میں ایک مینگنی چوہے کی جوش ہوگئی، جس وقت چھانا تو وہ معلوم ہوئی، وہ گھی پاک رہا یا نہیں؟

الجواب

فی رد المحتار: وإن خرأها(أی الفأرة)لایفسد ما لم یظهر أثره.(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ وہ گھی پاک ہے۔

۲؍شعبان ۱۳۳۱ھ۔ تتمہ ثانیہ ص ۶۰۔ (امداد الفتاویٰ جدید: ۱۲۲/۱)

پلید دہی سے نکالے ہوئے مکھن کا حکم:

سوال: اگر پلید دہی سے مکھن نکالا جائے، تو وہ مکھن پلید ہوگا یا نہیں؟ اگر ردالمحتار کی عبارت ذیل سے حکم حلت لگایا جائے، تو یہ حکم صحیح ہوگا یا نہیں؟

قال فی رد المحتار تحت قول الماتن: (لا) یکون نجسًا (رماد قذر) الخ: (قوله لانقلاب العین) علة للکل، وهذا قول محمدؒ، وذکر معه فی الذخیرة و المحیط أباحنیفة. (حلیة)

قال فی الفتح: وکثیر من المشائخ اختاروه، وهو المختار لأن الشرع رتب وصف النجاسة علٰی تلک الحقیقة وتنتفی الحقیقة بانتفاء بعض أجزاء مفهومها، فکیف بالکل؟ فإن الملح غیر العظم و اللحم، فإذا صار ملحًا ترتب حکم الملح، ونظیره فی الشرع النطفة نجسة وتصیر علقةً و هی نجسة وتصیر مضغةً فتطهر، والعصیر طاهر الخ. (۲)

دوسرا یہ کہ انقلاب عین کا کیا معنی ہے؟

الجواب

یہ انقلاب عین نہیں، بلکہ بقاء عین کے باوجود تفصیل اجزا ہے۔ یعنی مسکہ کی حقیقت یہ ہے کہ بعض اجزاء دھنیہ کو جو پہلے سے موجود ہیں، ان کو الگ کرلیا گیا ہے۔ جیسا کہ گوبر کو نچوڑ کر اس کے اجزاء مائیہ کو الگ کرلیا جائے۔ یا ناپاک گندم کا نشاستہ نکال لیا جائے۔ حمار کے ملح بن جانے میں اور دہی سے مکھن نکالنے میں دونوں تغیروں میں زمین آسمان کا فرق ہے، بلکہ صورتِ مسئولہ میں تو درحقیت تغیر ہی نہیں۔

---

(۱) رد المحتار: ۳۷۹/۱، مکتبہ زکریا دیوبند

عن میمونةؓ قالت: سئل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عن فأرة سقطت فی سمن، فقال: ألقوها وما حولها وکلوه. (بخاری، باب إذا وقعت الفأرة فی السمن الجامد أو الذائب، کتاب الذبائح و الصید، انیس)

(۲) رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب العرقی الذی یستقطر الخ: ۳۲۷/۱، انیس

تبدیلیٔ ماہیت سے شئی کے خواص وآثار یکسر بدل جاتے ہیں۔ جیسے حمار، ملح، قذر، رماد، اور خمر وخل میں ہے، لیکن تفصیل اجزا سے ایسا نہیں ہوتا، بلکہ بنیادی خواص بھی قائم وبدستور رہتے ہیں، جیسے نفس دہنیت دہی ومکھن دونوں چیزوں میں بدستور قائم ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ عبدالستار، عفا اللہ عنہ، نائب مفتی خیر المدارس، ملتان

الجواب صحیح: خیر محمد عفا اللہ عنہ، ۱۳۸۵/۱۲/۳ھ (خیر الفتاویٰ: ۲/۱۴۸-۱۴۹)

بھینس وغیرہ کا ناپاک دودھ، چمار وغیرہ کو دے سکتے ہیں یا نہیں:

سوال: دودھ میں کتّے نے منھ ڈال دیا، اس دودھ کو بھینس، بیل یا خاکروب وچمار کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب

وہ دودھ جانوروں کو یا خاکروب وغیرہ کو دے سکتے ہیں۔ (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۵۸)

جانور کو ناپاک چیز کھلانے کا حکم:

سوال: عموماً لوگ ناپاک چیز جانوروں کو کھلا دیتے ہیں، کیا ناپاک چیز جانوروں کو کھلانا یا پلانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

اگر ناپاک چیز کا وصف نجاست کی وجہ سے تبدیل ہو چکا ہو، تو اس کا انتفاع ہر حال میں ناجائز ہے، اور اگر صفت تبدیل نہ ہوئی ہو، تو جانوروں وغیرہ کو کھلانا یا پلانا جائز ہے، البتہ متغیر الوصف ناپاک چیز کو جانور خود کھالے، تو کوئی حرج نہیں۔

قال ابن عابدینؒ: "الماء إذا وقعت فيه نجاسة فإن تغير وصفه لم يجز الانتفاع به بحال وإلا جاز كبلّ الطين وسقى الدواب"، بحر عن الخلاصة. (ردالمحتار: ج ۱ ص ۱۲۸) (۲) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۸۶ و ۵۸۷)

نجس دودھ جانور کو پلانے کا حکم:

سوال: دودھ نکالتے وقت تھنوں سے معمولی سا خون آجائے، تو بھینس کا سارا دودھ ناپاک ہوگا یا نہیں؟

---

(۱) وماعجن به فيطعم للكلاب، وقيل يباع من شافعي (درمختار) (قوله فيطعم للكلاب): لأن ما تنجس باختلاط النجاسة به والنجاسة مغلوبة لايباح أكله ويباح الانتفاع به فيماوراء الأكل كالدهن النجس يستصبح به إذا كان الطاهر غالبًا فكذا هذا (حليه عن البدائع) الخ (قوله وقيل يباع من شافعي): ......لكن في الذخيرة: وعن أبي يوسفؒ لايطعم بني آدم، آه، ولهذا عبر عنه الشارح بقيل وجزم بالأول الخ. (رد المحتار، فصل في البئر: ۱/۲۰۱، ظفیر)

(۲) باب المياه، فرع، قبيل مطلب مسألة البئر جحط، انيس

اگر ناپاک ہے، تو جانوروں کو پلانا بھی جائز ہے یا نہیں؟ ایک مولوی صاحب بتاتے ہیں کہ حلال جانور کو پلانا جائز نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

ناپاک ہے، حلال جانوروں کو بھی پلانا جائز ہے اور اگر نجاست اتنی غالب ہو کہ دودھ کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا ہو تو وہ حرام جانوروں کو بھی پلانا جائز نہیں۔

قال في الشامية في بحث الماء المستعمل: (فرع) الماء إذا وقعت فيه نجاسة فإن تغير وصفه لم يجز الانتفاع به بحال وإلا جاز كبلّ الطين وسقي الدواب، بحر عن الخلاصة. (رد المحتار باب المياه، قبيل مطلب مسألة البئر جحط: ١/١٨٦)

وقال العلاءؒ في فصل البئر: وماعجن به فيطعم للكلاب.

وقال ابن عابدين رحمه الله: لأن ما تنجس باختلاط النجاسة به والنجاسة مغلوبة لايباح أكله ويباح الانتفاع به فيماوراء الأكل، ونقل عن الذخيرة تحت (قوله وقيل يباع من شافعي): وعن أبي يوسفؒ لايطعم بني آدم. (رد المحتار، فصل في البئر: ١/٢٠١)

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ درمختار میں ''کلاب'' کی قید احترازی نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۳؍شوال ۸۷ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/۸۹-۹۰)

نجس دودھ جانوروں کو پلانے سے متعلق بہشتی زیور کے ایک مسئلہ کی تحقیق:

سوال: آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ''اگر نجاست پڑنے سے دودھ کا رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا ہو، تو جانوروں کو پلانا جائز نہیں''، اور بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ ''پانی کی تینوں صفات بدل جائیں، تو جانوروں کو پلانا جائز نہیں''۔ دونوں میں سے صحیح کیا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

بہشتی زیور کے حاشیہ میں عالمگیریہ کی یہ عبارت تحریر ہے:

إذا تنجس الماء القليل بوقوع النجاسة فيه إن تغيرت أوصافه لاينتفع به من كل وجه كالبول و إلا جازسقي الدواب وبلّ الطين ولايطين به المسجد، كذا في التتارخانية. (عالمكيرية، قبيل باب التيمم)

اس میں متبادر تو اوصاف ثلاثہ ہی ہیں، مگر احتمال احد الاوصاف کا بھی ہے۔

اور احسن الفتاویٰ میں شامیہ(۱) سے بحر عن الخلاصہ کی جو عبارت نقل کی گئی ہے،اس میں ''وصفہ'' ہے۔
بحر کی اصل عبارت زیادہ واضح ہے:

ونصه:'' وأما الماء إذا وقعت فيه نجاسة فإن تغير وصف الماء لم يجز الانتفاع به بحال وإن لم يتغير الماء جاز الانتفاع به كبل الطين وسقى الدواب. (البحر الرائق:۹۶/۱)

اس میں افراد وصف کے علاوہ'' **وإن لم يتغير الماء**''الخ، سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ احد الاوصاف مراد ہے۔
نیز احسن الفتاویٰ میں شامیہ فصل البئر سے جو عبارت منقول ہے،اس میں''**والنجاسة مغلوبة**'' سے بھی یہی مفہوم ہے۔**لأن الغلبة تتحقق بتغير أحد الأوصاف.**

وفى نواقض الوضوء من الشامية: وعلامة كون الدم غالبًا أومساويًا أن يكون البزاق أحمرو علامة كونه مغلوبًا أن يكون أصفر. بحر،ط. (رد المحتار:۱۲۹/۱)

وفى مفسدات الصوم من العلائية:فإن غلب الدم أوتساويا فسد وإلا لا،إلا إذا وجد طعمه. (رد المحتار: ۱۰۷/۲)

وفى رضاع العناية:فسر محمدؒ الغلبة،قال: إن لم يغير الدواء اللبن تثبت الحرمة وإن غير لاتثبت. (فتح القدير:۱۲/۳)

وفى الشامية عن الدر المنتقى: تعتبر الغلبة بالأجزاء فى الجنس وفى غيره بتغير طعم أولون أو ريح(إلىٰ قوله)يوافقه ما فى الهندية من اعتبار أحد الأوصاف(رد المحتار: ۴۳۳/۲)

پس راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ احد الاوصاف بدل جائے،تو جانوروں کو پلانا جائز نہیں،احتیاط بھی اسی میں ہے۔
فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔۲۴؍صفر ۹۷ھ(احسن الفتاویٰ:۹۰/۲-۹۱)

دوہتے وقت،دودھ میں خون گرنے پر،دودھ کو پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: اگر بھینس کا دودھ نکالتے وقت دودھ کے اندر دو ایک قطرہ خون گر جائے،تو دودھ ناپاک ہو جائے گا یا نہیں،جبکہ تھن کے اوپر زخم ہو۔شرعاً کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

خون کا ایک قطرہ بھی دودھ میں گرنے سے دودھ ناپاک ہو جائے گا۔البتہ دودھ پاک کرنے کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ جتنا دودھ ہو اتنا پانی اس میں ڈال کر جوش دیا جائے،یہاں تک کہ پانی ختم ہو کر صرف دودھ رہ جائے۔یہی عمل تین مرتبہ کیا جائے،تو دودھ پاک ہو جائے گا۔

---

(۱) ردالمحتار ،باب المياه،فرع، قبيل مطلب مسألة البئر جحط:۲۰۱/۱،بیروت،انیس

قال فی الدر المختار: ویطهر لبن وعسل ودبس ودهن بغلی ثلاثًا.

وفی الشامیة: (قوله ویطهر لبن وعسل الخ) قال فی الدرر: لو تنجس العسل فتطهیره أن یصب فیه ماء بقدره فیغلی حتی یعود إلی مکانه والدهن یصب علیه الماء فیغلی فیعلو الدهن الماء فیرفع بشیء هکذا ثلاث مرات، آه. وهذا عند أبی یوسفؒ خلافًا لمحمدؒ، وهو أوسع، وعلیه الفتوی، (إلی أن قال): إن لفظة "فیغلی" ذکرت فی بعض الکتب، والظاهر أنها من زیادة الناسخ فإنا لم نر من شرط لتطهیر الدهن الغلیان الخ (رد المحتار: ۱/۳۰۹)(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۴؍محرم ۸۸ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/۸۷-۸۸)

دودھ، گھی کے پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: ''ترکیب الصلوٰۃ'' میں لکھا ہے کہ ''دودھ یا روغن اگر ناپاک ہوجاوے، تو اس میں تین حصے پانی ملاکر آگ پر پکانا شروع کرے، جب سب پانی جل جاوے، صرف دودھ و روغن رہ جاوے، تو پاک ہوگیا''، درست ہے، اس کو استعمال کرے؟

الجواب

فی الدر المختار: ویطهر لبن وعسل ودبس ودهن بغلی ثلاثًا.

وفی رد المحتار عن الدرر: لو تنجس العسل فتطهیره أن یصب فیه ماء بقدره فیغلی حتی یعود إلی مکانه، والدهن یصب علیه الماء فیغلی فیعلو الدهن الماء فیرفع بشیء هکذا ثلاث مرات، اه. وهذا عند أبی یوسفؒ خلافًا لمحمدؒ، وهو أوسع، وعلیه الفتوی. (۱/۵۴۳)(۲)

روایت ہذا سے معلوم ہوا کہ اس طریق سے پاک ہوجائے گا۔(۳) فقط واللہ اعلم

۷؍ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ، امداد ج: ۱ صفحہ: ۱۳۔ (امداد الفتاویٰ: ۱/۱۰۲)

(۱) باب الأنجاس، مطلب فی تطهیر الدهن و العسل، قبیل فصل الاستنجاء، انیس

(۲) الدر المختار مع رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب فی تطهیر الدهن والعسل، قبیل فصل الاستنجاء، انیس

(۳) یہ مسئلہ یہاں مجمل بیان ہوا ہے۔ بہشتی زیور حصہ دوم ص ۵ میں اس طرح ہے:

مسئلہ نمبر ۲۹: شہد یا شیرہ یا گھی، تیل ناپاک ہوگیا، تو جتنا تیل وغیرہ ہو اتنا یا اس سے زیادہ پانی ڈال کر پکاوے، جب پانی جل جاوے، تو پھر پانی ڈال کر جلاوے، اسی طرح تین دفعہ کرنے سے پاک ہوجاوے گا۔ یا یوں کرو کہ جتنا گھی، تیل ہو اتنا ہی پانی ڈال کر ہلاؤ، جب وہ پانی کے اوپر آجاوے، تو کسی طرح اٹھالو۔ اسی طرح تین دفعہ پانی ملاکر اٹھاؤ، تو پاک ہوجاوے گا اور گھی اگر جم گیا ہو تو پانی ڈال کر آگ پر رکھ دو جب پگھل جائے، تو اس کو نکال لو، اھ۔

......اور بہشتی زیور حصہ دوم ص ۸۵ ضمیمہ ثانیہ میں ایک مفید تحقیق ہے، جس کا حاصل یہ کہ تطہیر دھن وغیرہ کے لئے نہ غلیان ضروری ہے اور نہ تحریک، نہ پانی کی مقدار خاص، ہاں تثلیث بے شک ضروری ہے۔ سعید احمد پالنپوری

ناپاک گھی کیسے پاک کیا جائے:

سوال: گھی میں کتّے نے منھ ڈال دیا، اس کے پاک ہونے کی کیا شکل ہے؟ کس طرح استعمال میں آسکتا ہے۔ اسی طرح اور کھانے کی چیزیں جیسے دودھ یا کھانڈ یا گوندھا ہوا آٹا یا سوکھا کس طرح پاک ہوں؟

الجواب

جو اشیا خشک ہیں، جیسے خشک آٹا یا تر منجمد ہیں، جیسے جما ہوا گھی، یا گوندھا ہوا آٹا وغیرہ۔ اگر ایسی چیزوں میں کتا منھ ڈالدے، تو جہاں جہاں اس کے منھ کی تری پہنچی ہے، اس کو علاحدہ کردینا چاہئے، باقی پاک ہے۔(۱)

اور جو اشیا رقیق ہیں، جیسے دودھ، تیل یا غیر منجمد گھی وغیرہ اگر ناپاک ہوجاوے، تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ فقہا نے یہ لکھا ہے کہ اس کے ہم وزن پانی اس میں ملا کر پکایا جاوے، یہاں تک کہ پانی جل جاوے۔ اسی طرح تین دفعہ کیا جائے۔ **کذا فی الدر المختار** (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۳۴/۱، ۳۳۵)

ناپاک گھی اور تیل کے پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے:

سوال: تیل یا گھی میں چوہا گر کر مرگیا، تو شرعاً کوئی تدبیر ایسی بھی ہے کہ جس سے یہ نجس تیل یا گھی پاک کرلیا جائے، اور اس کا استعمال اکلاً وشرباً وادہاناً درست ہوجائے۔ اگر بعد تطہیر اس کا استعمال غیر اکل وشرب ہی میں جائز ہو، تو بحوالہ تحریر فرمایا جاوے؟ یہ سوال سمن مائع کے متعلق ہے، جمے ہوئے کے متعلق نہیں ہے۔

الجواب

درمختار میں ہے:

"ویطهر لبن وعسل ودهن بغلی ثلثاً". (۳)

---

(۱) وبعض تقور (در مختار) أی تقویر نحو سمن جامد من جوانب النجاسة. (رد المحتار، باب الأنجاس: ۲۹۱/۱)

الفأرة لو ماتت فی السمن إن كان جامدًا قور ما حوله ورمی به والباقی طاهر يؤكل وإن مائعًا لم يؤكل وينتفع به من غير جهة الأكل مثل الاستصباح ودبغ الجلد، هكذا فی الخلاصة. (عالمگیری مصری، باب فی النجاسة، فصل أول: ۴۲/۱، ظفیر)

(۲) ويطهر لبن وعسل ودبس ودهن بغلی ثلاثًا. (الدر المختار علٰی صدر رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب فی تطهير الدهن والعسل، قبيل فصل الاستنجاء: ۳۰۸/۱، ظفیر)

(۳) الدر المختار علٰی صدر رد المحتار، باب تطهير الأنجاس، مطلب فی تطهير الدهن والعسل، قبيل فصل الاستنجاء: جلد أول، ص ۳۰۸، ظفیر

اس کا حاصل یہ ہے کہ دودھ، شہد اور تیل تین دفعہ جوش دینے سے پاک ہوجاتا ہے، یعنی ہر ایک دفعہ اس قدر جوش دیا جاوے کہ پانی جل جائے، اور یہی حکم جو تیل کا ہے گھی غیر جامد کا ہے۔

اور شامی میں ہے کہ تیل میں جوش دینے کی بھی ضرورت نہیں ہے، بلکہ ہر دفعہ پانی ڈال کر اس کو خوب ہلایا جاوے، پھر جب کچھ ٹھہرنے سے تیل اوپر آجائے، اس کو علاحدہ اٹھالیا جائے، اسی طرح تین دفعہ کیا جاوے۔(۱) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم: ۳۲۷/۱)

روغن زرد میں چوہا مرجائے، تو وہ پاک ہوسکتا ہے یا نہیں:

سوال: اگر روغن زرد میں کوئی جانور مثلاً چوہا وغیرہ گر کر مرجائے، تو وہ پاک ہوسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب

اس کے پاک ہونے کی صورت یہ لکھی ہے کہ اس میں پانی ڈال کر تین مرتبہ اس پانی کو جلادیوے اور پانی ہر دفعہ برابر اس گھی وغیرہ کے ڈالے۔(۲) (فتاویٰ دارالعلوم: ۳۰۰/۱، ۳۰۱)

شہد کی بوتل میں چوہیا گرگئی، تو اس کی پاکی کا کیا طریقہ ہے:

سوال: ایک شہد کی بوتل میں چوہیا گر کر مرگئی، پھولی پھٹی نہیں، اب وہ شہد پاک ہوسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب

شہد پاک کرنے کا طریقہ کتب فقہ میں یہ لکھا ہے کہ بقدر اس شہد کے پانی ملا کر اس کو جلایا جاوے اس قدر کہ پانی جل جاوے، تین بار اسی طرح پکایا جاوے، شہد پاک ہوجاوے گا۔

ویطھر لبن وعسل ودبس ودھن بغلی ثلاثاً الخ. درمختار. (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۳۳۲/۱)

شہد میں چوہا مرگیا، تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: ایک مسئلہ دریافت طلب یہ ہے کہ بندہ کے یہاں ایک شہد کے پیپہ میں، جس میں بائیس سیر شہد تھا، چوہا گر کر مرگیا، پھولا پھٹا نہیں، شہد میں بدبو تک بھی نہیں آئی، اس کے پاک ہونے کی کوئی صورت ہے یا نہیں۔

---

(۱) قال فی الدرر: لو تنجس العسل فتطھیرہ أن یصب فیه ماء بقدرہ فیغلٰی حتی یعود إلٰی مکانه، والدھن یصب علیه الماء فیغلی فیعلو الدھن الماء فیرفع بشیء ھکذا ثلاث مرات، آہ، الخ فقد صرح فی مجمع الروایة وشرح القدوری: أنه یصیب علیه مثله ماء ویحرک فتأمل آہ. (رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب فی تطھیر الدھن والعسل، قبیل فصل الاستنجاء: ۳۰۸/۱، ظفیر)

(۲-۳) الدر المختار علٰی صدر رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب فی تطھیر الدھن والعسل، قبیل فصل الاستنجاء: ج ۱ ص ۳۲۴، بیروت، انیس)

ایک صاحب کی تجویز ہے کہ پانی ہموزن ملا کر تین دفعہ پکا کر پانی جلادیں، تو پاک ہوسکتا ہے، جیسے گھی کو لکھا ہے، اگر پاک نہ ہوسکے، تو چماروں بھنگیوں کے ہاتھ اس کو بیچ دینا درست ہے یا نہیں، جبکہ وہ مردار کھانے کے عادی ہیں۔ یا آبکاری والوں کے ہاتھ بیچ لینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

اگر شہد سیال ہے، تو سب ناپاک ہوگیا، پانی ڈال کر جوش دینا اور اس کا جلا دینا بعض کے نزدیک مطہر ہے۔(۱) اس طرح طاہر کر کے کفار کے ہاتھ فروخت کردیا جاوے اور نجس کا فروخت کرنا بھی درست نہیں۔

۶؍شعبان ۱۳۳۳ھ، تتمہ ثالثہ صفحہ: ۵۹۔(امداد الفتاویٰ: ۱/۱۲۵۔۱۲۶)

گلقند کے ڈبہ میں چوہے مرگئے، تو وہ کیسے پاک ہوگا:

سوال: ٹین کے ڈبّہ میں گلقند تھا، جب فروخت ہوتے ہوتے پانچ چھ سیر پختہ رہ گئی، تو اس میں دو چوہے گر کر مرگئے، معلوم ہونے پر نکال کر پھینکے گئے، ایک چوہا زندہ تھا جو خود نکل کر بھاگ گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اسی دن مرے تھے۔ اب اس گلقند کو اوپر سے اٹھا کر نیچے سے فروخت کیا جاوے یا نہیں؟ اگر تمام ناپاک ہوگئی ہو، تو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ گلقند پتلی تھی، چوہے ڈوب گئے تھے۔

الجواب ــــــــــــــــــــ

وہ گلقند ناپاک ہوگیا، پاک کرنے کا طریقہ ایسی اشیا کا یہ لکھا ہے کہ اسی قدر پانی اس میں ڈال کر اتنا پکایا جاوے کہ پانی جل جاوے، اسی طرح تین دفعہ کیا جاوے۔(۲) مگر اہل تجربہ نے لکھا ہے کہ اس طرح بار بار پکانے سے شہد تلخ ہوجاتا ہے، لیکن اگر گلقند میں شہد نہ ہو، تو شاید ایسا نہ ہوتا ہو۔ فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۳۴) ☆

---

(۱) یعنی امام یوسفؒ کے نزدیک پاک ہوجائے گا۔۔۔۔۔۔ اور کفار کے ہاتھ فروخت کرنے کا مشورہ اس لئے دیا گیا ہے کہ امام محمدؒ اس کو پاک نہیں قرار دیتے، اگر چہ مفتیٰ بہ قول امام یوسفؒ ہی کا ہے، مگر ممکن ہے کہ بعض طبائع اس کے استعمال سے اباء کریں، اس لئے فروخت کردینے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ سعید احمد پالنپوری

(۲) ویطهر لبن و دبس و دهن بغلي ثلاثًا الخ. (الدر المختار علی صدر رد المحتار، باب الأنجاس: ۱/۳۰۸، ظفیر)(مطلب في تطهير الدهن و العسل، قبيل فصل الاستنجاء، انیس)

☆ ناپاک شہد کے پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: شہد کو پاک کرنے کا طریقہ بہشتی زیور میں یہ لکھا ہے کہ ''شہد میں برابر کا پانی ڈال کر اس قدر پکایا جائے کہ پانی جو ڈالا گیا ہے، وہ جل جائے، تین مرتبہ ایسا ہی کیا جائے''۔

لیکن سوال یہ ہے کہ شہد پانی میں ملانے اور پکانے کے بعد شہد نہیں رہتا، بلکہ دوا بن جاتا ہے، اس لئے عرض یہ ہے کہ شہد کو شہد باقی رکھتے ہوئے کس طرح پاک کیا جائے کہ اس کی ماہیت تبدیل نہ ہو؟ ==

ناپاک شربت کو پاک کرنے کا طریقہ:

سوال:۔اگر کسی برتن میں گنّے کا رس پڑا ہو، کتّے نے اس برتن میں منہ ڈال کر اس سے کچھ چاٹا، تو کیا باقی ماندہ شربت کو بہادیا جائے، یا گُڑ بنانے میں استعمال کیا جائے؟ از روئے شرع اس کی طہارت کا کوئی امکان ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

ایسی مائع چیز کتے کے منہ ڈالنے سے ناپاک ہوجاتی ہے، ایسی صورت میں اس سے گڑ بنانا یا پینا ناجائز ہے۔

البتہ فقہا کے کلام سے اس کی طہارت کا ایک طریقہ معلوم ہوتا ہے، وہ یہ کہ شربت کی مقدار سے تین گنا پانی اس میں ڈالا جائے اور پھر آگ سے اس کو اتنا جوش دیا یعنی اُبالا جائے کہ یہ زائد مقدار پانی آگ کے ذریعے ختم ہوجائے، تو باقی ماندہ حصہ پھر پاک ہوتا ہے۔

قال ابن عابدینؒ:(قوله:ویطهر دهن وعسل)قال فی الدرر:لوتنجس العسل فتطهیره أن یصب فیه ماء بقدره فیغلٰی حتیٰ یعود إلیٰ مکانه،والدهن یصب علیه الماء فیغلٰی فیعلو الدهن الماء فیرفع بشئ هکذا ثلاث مرات"آه.(رد المحتار،باب الأنجاس،مطلب فی تطهیر الدهن والعسل،قبیل فصل الاستنجاء: ج۱ص۳۲۴)(۱)(فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۷۸)

XXX

==

الجواب ــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

اگر شہد سیّال ہے منجمد نہیں، تو اس میں اس کے برابر پانی ملا کر خوب ہلایا جائے، پھر جب شہد پانی سے ممتاز ہوجائے تو پانی گرادیا جائے، تین دفعہ اس طرح کرنے سے بھی ناپاک شہد پاک ہوجائے گا۔(قال العلامة ابن عابدین: "(قوله: و یطهر لبن وعسل الخ)قال فی الدرر:لوتنجس العسل،فتطهیره أن یصب فیه ماء بقدره،فیغلٰی حتی یعود إلٰی مکانه،...........هکذا ثلاث مرات الخ". (رد المحتار:۵۴۳/۱، مطلب فی تطهیر الدهن والعسل،قبیل فصل الاستنجاء، مطبوعه زکریا دیوبند،وکذا فی الفتاویٰ العالمکیریة:۴۳/۱،الباب السابع فی النجاسة،مطبوعه دار الکتاب،دیوبند)

اگر شہد منجمد ہو، تو پہلے اسے سیال بنالیا جائے، پھر طریقہ مذکورہ پر پاک کرلیا جائے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، دار العلوم دیوبند(فتاویٰ محمودیہ:۲۴۰/۵)

(۱) قال إبراهیم الحلبیؒ:ألایری إلیٰ ماروی عن أبی یوسفؒ فی تطهیر الدهن النجس أنه إذاجعل الدهن فی إناء فصب علیه الماء فیعلو الدهن علیٰ وجه الماء فیرفع بشئ ویراق الماء ثم یفعل هکذا حتیٰ إذا فعل کذلک ثلاث مرات یحکم بطهارة الدهن". (کبیری،فصل فی الآسار:ص ۱۷۳)ومثله فی الهندیة،الباب السابع فی النجاسة:ج۱ص۴۲)